8. چڑیا گھر کا ہاتھی

پروفیسر وحید الدین سلیم

پڑھیے، سوچیے اور جواب دیجیے۔

آتا ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
وہ باغ کی بہاریں وہ سب کا چہچہانا
آزادیاں کہاں وہ اب اپنے گھونسلے کی
اپنی خوشی سے آنا اپنی خوشی سے جانا
لگتی ہے چوٹ دل پر آتا ہے یاد جس دم
شبنم کے آنسوؤں پر کلیوں کا مسکرانا

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1. پرندے کو گزرا ہوا زمانہ کیوں یاد آرہا ہے؟
2. پرندہ کس بات پر حسرت کا اظہار کر رہا ہے؟
3. آزادی کیوں ضروری ہے؟

ماخذ

یہ سبق وحید الدین سلیم کے مضامین سے لیا گیا ہے۔

مرکزی خیال

چڑیا گھر کے ایک ہاتھی کو فیل بان نے یہ سوچ کر زنجیروں سے آزاد کر دیا کہ وہ بھی آزادی سے لطف اندوز ہو سکے۔ لیکن ہاتھی بدستور اپنی جگہ کھڑا رہا گویا ابھی بھی وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو۔ مصنف نے ہاتھی کے اس ردِ عمل کو ہماری حالت سے تعبیر کیا ہے کہ ہم بھی آج آزادی کا صحیح مفہوم نہیں جانتے اور غلامی کی زنجیروں سے آزاد ہونا نہیں چاہتے۔ اس سبق کے ذریعے مصنف پروفیسر وحید الدین سلیم یہ پیام دینا چاہتے ہیں کہ ہمیں زمانے کے ساتھ آگے بڑھنا چاہیے۔ تعصّبات اور اوہام کی زنجیروں کو علم اور دانائی کی کلید سے کھول کر آزادی اور ترقی کے راہوں پر گامزن ہونا چاہیے۔

طلبا کے لیے ہدایت

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

امریکہ کے مشہور شہر نیویارک کے چڑیا گھر میں ایک ہاتھی ہے۔ جو عمر کی بہت سی منزلیں طے کر چکا ہے اور لوہے کی بھاری زنجیروں میں جکڑا ہوا ایک جگہ چپ چاپ کھڑا رہتا ہے۔ چڑیا گھر کے منتظموں نے خیال کیا تھا کہ یہ ہاتھی نہایت تند، سرکش اور وحشی ہے، اس لئے انہوں نے مناسب سمجھا کہ اس کو آہنی زنجیروں میں جکڑ دیں تا کہ وہ چڑیا گھر کے ان لوگوں کو نہ ستا سکے جو سیر کرنے کے لئے اس باغ میں آتے رہتے ہیں۔

ایک دن اتفاق سے فیل بان نے، جو اس کی نگرانی اور نگہبانی پر مقرر تھا، خیال کیا کہ اس ہیبت ناک جانور کو زنجیروں میں جکڑے ہوئے ایک زمانہ گزر چکا ہے، اب اس میں وحشت اور سرکشی باقی نہ رہی ہوگی۔ میں عرصۂ دراز سے اس کی نگرانی اور نگہبانی پر مامور ہوں، مگر میں نے اس کی کوئی ایسی حرکت نہیں دیکھی جس سے یہ خیال ہو کہ آزاد ہو جانے کے بعد یہ وحشی اور سرکش ہو جائے گا۔ فیل بان نے یہ خیال کر کے نہایت دلیری سے اس کی زنجیریں کھول دیں اور اس کو آزاد کر دیا۔

زنجیریں کھول دی گئیں۔ ہاتھی آزاد ہو گیا۔ فیل بان نے اپنے دل میں کہنے لگا ''بے چارہ ہاتھی اب آزادی کی ہوا کھائے گا۔ اور باغ کے احاطے میں گردش کرے گا۔'' مگر نہیں، ہاتھی نے ذرا حرکت نہیں کی۔ وہ بدستور اپنی جگہ پر کھڑا ہے۔ گویا اب بھی آہنی زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔ بھاری بھاری زنجیریں، جن میں وہ عرصۂ دراز سے جکڑا ہوا تھا اور جن کے سبب وہ ذرا ہل نہیں سکتا تھا، اگرچہ اب نہیں ہیں، اور وہ آزاد ہے مگر پھر بھی اسی حالت میں اپنی جگہ چپ چاپ کھڑا ہے۔ غلامی کی عادت اس پر مسلط ہو چکی ہے اور اس کے دل و دماغ میں غلامی کے سوا کوئی جذبہ نہیں۔

یہ ہیبت ناک گرانڈیل ہاتھی آزاد ہو چکا ہے، مگر اپنی جگہ سے سرکنا نہیں جانتا۔ سر ہلاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ آزادی کے معنی نہیں سمجھتا۔ چڑیا گھر میں بہت سی عورتیں مرد اور بچے آتے ہیں اور اس ہاتھی کو دیکھتے ہیں۔ نامہ نگار اس کو دیکھ کر اخباروں اور میگزینوں میں اس کا حال چھپواتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ یہ ہاتھی غالباً کند ذہن ہے۔

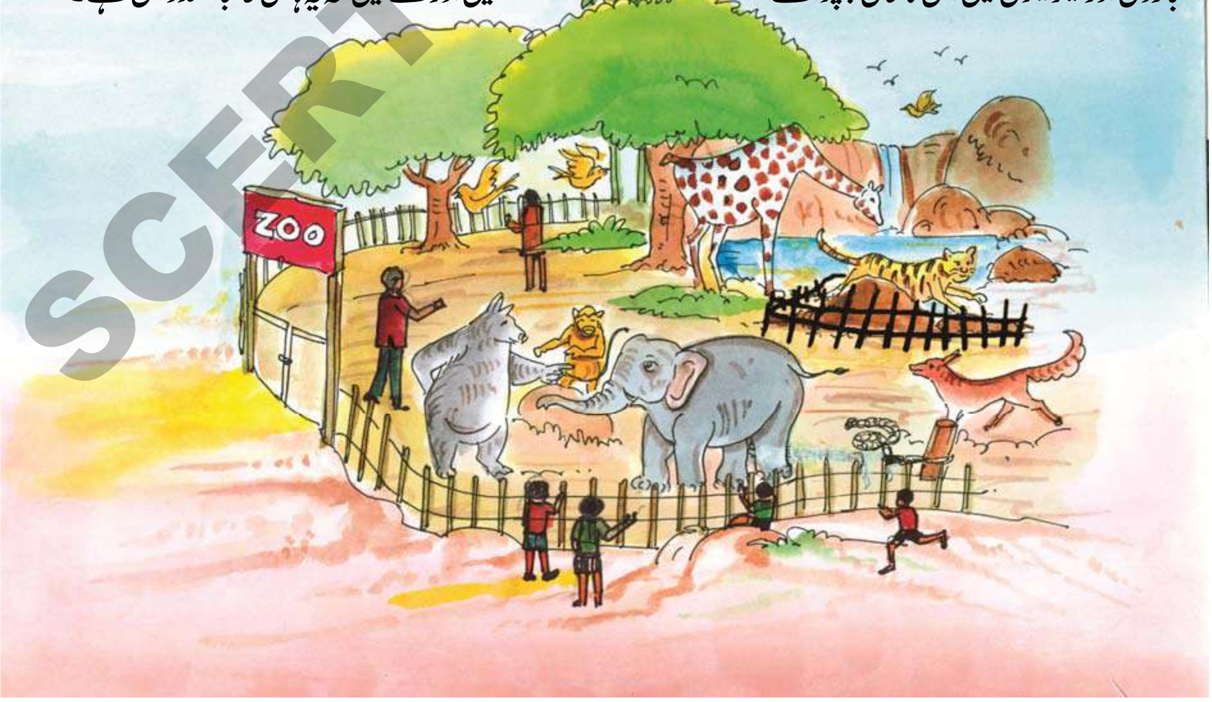

SCERT TELANGANA

ایک نامہ نگار لکھتا ہے، یہ ہاتھی نہیں جانتا کہ زنجیریں کب کھولی گئیں۔اس سے پتا چلتا ہے کہ یہ بالکل جاہل ہے۔

لوگوں کے نزدیک یہ بات بہت آسان ہے کہ جانوروں اور اپنے سوا دیگر انسانوں پر حرف گیری کریں، مگر ہم میں سے کون ہے جو نہایت سچائی سے اس بات کا دعویٰ کرے کہ میں اس جانور کی طرح ہوں، جو مدت دراز سے زنجیروں میں جکڑا کھڑا تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم بھی مدت دراز سے جاہلیت اور نادانی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اور اوہام و تعصّبات کے دائرے سے نکل کر آزادی کی ہوا کھانا پسند نہیں کرتے۔ ہزاروں نامور عالم اور واعظ گزرے ہیں، جنھوں نے اپنا تمام وقت اسی کام میں صرف کیا کہ ہم کو جہالت و نادانی، قدامت پرستی اور تعصب کی زنجیروں سے آزاد کرائیں۔ مگر ہم اپنی جگہ سے نہیں سرکے۔ ہم آج تک اسی نقطے پر کھڑے ہیں۔ جہاں پہلے کھڑے تھے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس قید سے نکل کر آزادی کی ہوا کھانے میں کیا لطف آتا ہے۔

ہماری قوم میں لاکھوں آدمی ہیں، جو اس بیچارے ہاتھی کی طرح مقید ہیں اور زمانۂ قدیم کی خرافات اور جاہلانہ خیالات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ حکومت نے ہم کو آزادی عطا کی ہے۔ علم و عمل کا کھلا میدان ہماری نگاہوں کے سامنے ہے، مگر ہم حرکت کرنا نہیں جانتے اور آگے بڑھنا نہیں چاہتے۔

زمانۂ سلف کے پیشواؤں اور ہادیوں نے ہم کو بتا دیا کہ ہمارے لیے نجات اور کامیابی کا کون سا راستہ ہے اور ہم کیوں کر ترقی کر سکتے ہیں؟ مگر ہم بدستور اپنی جگہ پر چپ چاپ کھڑے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ ہم میں سے ہر ایک دوسرے کو برا جانتا اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ ہم باہم مکر و فریب سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کو ستاتے اور تکلیفیں پہنچاتے رہتے ہیں۔ شاید آہستہ آہستہ ہم کو محسوس ہو کہ اس زمانے میں ہماری زنجیریں کھول دی گئی ہیں اور اگر ہم چاہیں تو آزادی کی ہوا کھا سکتے ہیں، مگر ہماری عقل ابھی کمزور ہے، ہمارے دماغ میں ابھی روشنی کی جھلک نہیں آئی۔ ہماری طبیعتوں میں ابھی ترقی کرنے کا ولولہ پیدا نہیں ہوا۔ ہماری ترقی کی رفتار بہت کم ہے۔ ہماری نجات اور کامیابی کی منزل ابھی دور ہے۔

آؤ! دیکھو اور غور کرو کہ تم ان نعمتوں سے کیوں محروم ہو، جو خداوند عالم نے تمھیں عطا کی ہیں اور ان برکتوں سے کیوں مستفید نہیں ہوتے جو زمانۂ حال کی بدولت تم کو ملنے والی ہیں۔

کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنی عقل کو کام میں لاؤ اور اپنی زندگی کو اپنے لیے اور اپنے سوا اوروں کے لئے مفید بناؤ؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ تم اپنی عادتوں کی اصلاح کرو اور اپنے افعال کو شائستہ بناؤ؟

اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر تم اس ہاتھی کے حال پر رحم کرو اور اس پر کوئی طعن نہ کرو، کیوں کہ بالکل یہی حالت تمھاری ہے۔ وہ لوہے کی زنجیروں میں گرفتار تھا تم تعصّبات اور اوہام کی زنجیروں میں بندھے ہوئے ہو۔ وہ زنجیروں سے آزاد ہو کر بھی اپنی جگہ پر چپ چاپ کھڑا رہا، تم اس روشنی کے زمانے میں ہو کر بھی ترقی کے میدان میں آگے نہیں بڑھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تم میں اور اس ہاتھی میں کوئی فرق نہیں ہے اور تمھاری عقل اور اس کی عقل دونوں یکساں ہیں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

مصنف کا تعارف

وحیدالدین سلیم 1867ء کو پانی پت میں پیدا ہوئے۔ لاہور کے اورینٹل کالج سے منشی فاضل کیا۔ سرسید سے ان کا تعارف مولانا حالی کے توسط سے ہوا۔ اوران کے ادبی مشیر مقرر ہوئے۔ سرسیّد کے انتقال کے بعد صحافت سے وابستہ ہوئے اور معارف علی گڑھ انسٹی ٹیوٹ گزٹ، مسلم گزٹ اور زمیندار کی ادارت کے فرائض انجام دیئے۔ آخری عمر میں جامعہ عثمانیہ میں اردو کے پروفیسر ہو گئے تھے۔ دارالترجمہ کی وضع اصطلاحات کی مجلس کے رکن کی حیثیت سے انہوں نے جو خدمات انجام دی ہیں، انہیں بھلایا نہیں جاسکتا۔ وہ بڑے جوشیلے اخبار نویس، بلند پایہ انشا پرداز، بہترین شاعر اور وضع اصطلاحات کے ماہر تھے۔ ان کی کتاب وضع اصطلاحات علمیہ قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ افادات سلیم کے علاوہ ان کے مضامین ''مضامین سلیم'' کے نام سے کئی جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ وہ شاعر بھی تھے، ان کی نظموں کا مجموعہ ''افکار سلیم'' کے عنوان سے شائع ہوا۔ ان کا انتقال 1928ء میں ہوا۔

یہ کیجیے

I سمجھنا۔ اظہار خیال کرنا

A اپنے الفاظ میں اظہار خیال کیجیے۔

1. اس سبق سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
2. اخبار والوں نے ہاتھی کو کند ذہن اور جاہل کیوں کہا؟
3. ہم اپنی زندگی کو اپنے اور دوسروں کے لئے کیسے مفید بنا سکتے ہیں؟

B پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔

(الف) سبق پڑھ کر مرکب الفاظ کی نشاندہی کیجیے۔

(ب) ذیل کے جملے پڑھیے اور سبق میں ان کے پس منظر کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1. اب اس میں وحشت اور سرکشی باقی نہ رہی ہوگی۔
2. وہ بدستور اپنی جگہ کھڑا ہے۔ گویا اب بھی آہنی زنجیروں میں بندھا ہوا ہے۔
3. زمانہ سلف کے پیشواؤں اور ہادیوں نے ہم کو بتا دیا کہ ہمارے لیے نجات اور کامیابی کا کون سا راستہ ہے۔
4. ہماری نجات اور کامیابی کی منزل ابھی دور ہے۔
5. تمہاری عقل اور اسکی عقل دونوں یکساں ہیں۔

SCERT TELANGANA

(ج) ذیل میں دیے گئے اقتباس کو غور سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجیے۔

ایک چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہوجاتے ہیں۔ایک بیج صد ہا شاخیں اور ہزاروں پھل پیدا کر دیتا ہے۔ کیوڑے کا ایک درخت پورے باغ کے معطر ہونے کے لئے کافی ہوتا ہے۔یہی حال قوموں اور ملکوں کا ہے۔قوموں میں جب زندگی آتی ہے تو ہزاروں افراد کے ذریعے نہیں، بلکہ ہمیشہ سرچشمۂ حیات ایک یا ایک سے زیادہ چند نفوس قلیلہ وعدیدہ ہی میں ہوتا ہے۔اس عالم کی زندگی قوموں سے ہے،مگر قوموں کی زندگی صرف اشخاص کے دم سے وابستہ ہے۔ایک ہی انسان چاہئے، جو انسان ہو۔اور ایک پوری قوم اور پورے ملک کو زندہ کر دے۔اس عالم کی رونق اقوام کے دم سے وابستہ ہے۔قومیں مرتی ہیں اور زندہ ہوتی ہیں۔لیکن ان کی موت وحیات کے یہی معنی ہیں کہ پہلی صورت میں ان نفوس عالیہ سے خالی ہوجاتی ہیں، جن کے دم سے ان کی زندگی وابستہ تھی اور دوسری حالت میں ان کے اندر ایسے وجود قدسیہ موجود ہوتے ہیں جو اپنی زندگی کے سرچشمے سے پوری قوم کے کشت واقبال کو سرسبز وشاداب کر دیتے ہیں۔

1۔ کامل انسان کو کن کن چیزوں کے مثل قرار دیا گیا ہے؟
2۔ قوموں کی زندگی کن کے دم سے وابستہ ہے؟
3۔ قومیں کیسے مرتی ہیں؟
4۔ قوموں کی زندگی کی دلیل کیا ہے؟
5۔ آج قوم وملک کو کیسے انسانوں کی ضرورت ہے؟

(د) دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ وحیدالدین سلیم کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
2۔ پروفیسر وحیدالدین سلیم کا سب سے گراں قدر کارنامہ کیا ہے؟
3۔ ہاتھی کو کہاں رکھا گیا اور کیسے رکھا گیا؟
4۔ ہاتھی کی نگرانی پر کون مامور تھا اور اس نے ایک دن کیا سوچا؟
5۔ ہاتھی کو آہنی زنجیروں میں جکڑ کر رکھنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟
6۔ زنجیروں سے آزاد ہونے کے بعد بھی ہاتھی کی کیا حالت تھی؟

II۔اظہارِ مافی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1۔ فیل بان کے عمل کو دلیری سے تعبیر کیوں کیا گیا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21
SCERT TELANGANA

2۔ جاہلیت اور نادانی کی دلیل کیا ہے؟
3۔ مصنف نے لوگوں کو چڑیا گھر کے ہاتھی کے مماثل قرار دیا ہے کیا آپ مصنف سے متفق ہیں؟ کیوں؟
4۔ انسانوں میں باہمی نفرت وعداوت کی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟ تبصرہ کیجیے۔
5۔ طعن و تشنیع کے اصل سزاوار در حقیقت کون ہیں؟ اور کیوں؟

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے دیجیے۔

1۔ ''حقیقت یہ ہے کہ ہم بھی مدت دراز سے جاہلیت اور نادانی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں۔'' اظہار خیال کیجیے۔
2۔ ''دوسروں پر حرف گیری کرنا ایک آسان کام ہے۔'' تشریح کیجیے۔
3۔ آزادی اور باہمی تعاون، ترقی اور کامرانی کی کلید ہیں۔ اس فقرے کی وضاحت کیجیے۔

(ج) تخلیقی انداز میں لکھیے۔

1. چڑیا گھر کے زنجیروں سے آزاد ہونے کے باوجود وہ اپنی جگہ کھڑا رہا تو یہ دیکھ کر ایک ریچھ حیرت زدہ ہو گیا۔ اور ہاتھی سے کچھ گفتگو کی۔ ان دونوں میں کیا گفتگو ہوئی ہوگی؟ سوچ کر مکالمے کے انداز میں لکھیے۔

(د) توصیفی انداز میں لکھیے

ایک غریب طالب علم نے حالات سے مجبور ہو کر آٹھویں جماعت میں تعلیم ترک کر دیا اور پھر اساتذہ کی ترغیب سے حوصلہ پا کر دوبارہ اپنی تعلیم کو شروع کیا۔ اور آخر کار جماعت دہم میں نمایاں کامیابی حاصل کی اور ضلع کلکٹر کے ہاتھوں انعام پایا۔ اس لڑکے کی جدوجہد کی ستائش کرتے ہوئے اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیے۔

III زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے چار مختلف معنی دیے گئے ہیں۔ صحیح معنی کا انتخاب کیجیے۔ اور قوس میں درج کیجیے۔

1۔ انگریزوں نے ہندوستان پر عرصۂ دراز تک حکومت کی ( )
(الف) درمیانی عرصہ (ب) تھوڑا عرصہ (ج) لمبا عرصہ (د) اچھا عرصہ

2۔ گود سے گور تک علم حاصل کرنا چاہیے ( )
(الف) گھر (ب) باغ (ج) میدان (د) قبر

3۔ تعلیم یافتہ انسان میں شائستگی پائی جاتی ہے ( )
(الف) تہذیب (ب) وحشی پن (ج) سرکشی (د) نادانی

SCERT TELANGANA

4۔ بچّوں پر بے جا سختی انہیں سرکش بنادیتی ہے۔ ( )

(الف) بااَدب (ب) بےوقوف (ج) نافرمان (د) مشہور

5۔ کسی پر حرف گیری کرنا بری بات ہے ( )

(الف) وضاحت کرنا (ب) نکتہ چینی کرنا (ج) تعریف کرنا (د) تائید کرنا

(ب) درج ذیل الفاظ کے مترادفات لکھیے۔ اور دونوں مترادفات کو ایک ہی جملہ میں استعمال کیجیے۔

سرکش – وہم – خرافات – وحشی – تند

مثال:— سماج کے باعمل افراد ہی سماج کے پیشوا اور ہادی بننے کے لائق ہوتے ہیں۔

قواعد

♦ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ یہ آم کا درخت ہے۔ ☆ جنگل میں بہت سارے پیپل کے درخت ہیں۔

☆ یہ انگریزی اخبار ہے۔ ☆ میرے پاس چار زبانوں کے اخبار آتے ہیں۔

ایسے مذکر اسم جن کے آخر میں 'الف' یا 'ہ' نہ ہو وہ واحد اور جمع میں یکساں ہوتے ہیں۔

♦ ان جملوں پر غور کیجیے۔

☆ گھٹا چھارہی ہے۔ ☆ گھٹائیں چھاگئیں۔

☆ ہوا چل رہی ہے۔ ☆ ہوائیں چل رہی ہیں۔

اوپر کے جملوں سے پتہ چل رہا ہے کہ جن واحد مونث الفاظ کے آخر میں 'ا' ہوتا ہے۔
جمع میں ان کے بعد 'ئیں' بڑھادیتے ہیں۔

♦ ان جملوں کو پڑھیے۔

☆ چڑیا ڈال پر بیٹھی ہے۔ ☆ چڑیاں اڑ گئیں۔

☆ یہ میری گڑیا ہے۔ ☆ سیما کے پاس کئی گڑیاں ہیں۔

جن واحد مونث الفاظ کے آخر میں 'یا' ہو، ان کی جمع میں 'ں' بڑھادیتے ہیں۔

♦ ان جملوں کو پڑھیے۔

☆ ان لوگوں کا خدا ہی حافظ ہے۔

☆ شیر سب جانوروں سے زیادہ بہادر ہوتا ہے۔

SCERT TELANGANA

☆ ٹوکریوں میں آم رکھے ہوئے ہیں۔

☆ فقیروں کی جھولی کبھی خالی نہیں ہوتی۔

☆ ان بے چاروں نے کیا خطا کی۔

☆ میلوں تک لوگ نظر آرہے تھے۔

کا۔ سے۔ میں۔ کی۔ نے۔ تک۔ پر۔ میں سے کوئی لفظ بھی جمع مذکر یا جمع مونث کے بعد آجائے تو اس لفظ جمع کے آخر میں ''وں'' لگانا پڑتا ہے۔

مشق I:۔ان جملوں میں سے جمع کی شناخت کرکے قوسین میں درج کیجیے۔

1۔ لڑکوں نے پوریاں کھائیں۔ (   )

2۔ یہ سبزیوں کی دوکان ہے (   )

3۔ پھولوں کا ہار بڑا ہے۔ (   )

4۔ ان تھیلوں میں شکر ہے۔ (   )

5۔ غریبوں کا مذاق نہ اُڑاؤ۔ (   )

6۔ ان کی باتوں سے ہم متاثر ہوئے۔ (   )

مشق II:۔ جدول میں دیئے گئے جملے پڑھیے اور ان کی مناسبت سے آگے کے خانوں میں لکھیے۔

جملے	واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
لڑکا کتاب پڑھ رہا ہے۔				
اس باغ میں کتنے درخت ہیں۔				
چولہے پر ہانڈی رکھی ہے۔				
ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔				
دکانیں کھلی ہیں۔				

منصوبہ کام

1. آپ نے جن جانوروں اور پرندوں کو دیکھا ہے ان کی خصوصیات، عادات وغیرہ کو جدول کی شکل میں تحریر کرکے کمرہ جماعت میں آویزاں کیجیے۔

SCERT TELANGANA